سوال

(135) جمعے کے روز اگر عید بھی ہو تو نماز جمعہ پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعہ کے روز اگر عید بھی ہو تو نماز جمعہ پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرع سے رخصت ہے نماز جمعہ بھی اگر پڑھ لے تو بہتر ہے ورنہ کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

بث زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ عنہ سألہ : ہل شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعا فی یوم واحد؟ قال : نعم، قال : کیف صنع؟ قال : صلی العید ثم رخص فی الجمعة، فقال : (من شاء أن یصلی فلیصل")

[1] (رواہ احمد وابو داؤد ابن ماجہ)

(زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کیا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن میں دو عیدوں (جمعہ اور عید) میں حاضر ہوئے ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز ادا فرمائی پھر جمعے کی رخصت دے دی پھر فرمایا: جو جمعہ پڑھنا چاہے پڑھ لے)

بی ہریرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : (قد اجتمع فی یومکم ہذا عیدان، فمن شاء أجزأہ من الجمعة، وإنا مجمعون[2]

(ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں تو جو شخص چاہے اس کے لیے یہ (نماز عید) جمعے کے بدلے کفایت کرے گی اور ہم جمعہ پڑھیں گے)

عن وہب بن کَیسان قال: اجتمع عیدان علی عہد ابن الزبیر، فأخّر الخروج حتی تعالی النہار، ثم خرج فخطب، فأطال الخطبة، ثم نزل فصلی، ولم یصل للناس یومئذ الجمعة فذکر ذلک لابن عباس؟ فقال: أصاب السنة وصححه الألبانی فی صحیح سنن أبی داود تحت رقم (983).[3]

(وہب بن کیسان نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور (خلافت) میں جمعہ اور عید اکٹھے ہو گئے تو انھوں نے عید کے لیے نکلنے میں دیر کر دی حتی کہ دن (کافی) اونچا ہو گیا پھر وہ نکلے اور خطبہ دیا پھر اترے اور عید کی نماز پڑھائی اور اس دن لوگوں کو جمعہ نہیں پڑھایا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات ذکر کی گئی تو انھوں نے فرمایا: انھوں نے

سنت پر عمل کیا)

رواہ النسائیَ وَابوداود بنحوہ، لکن من روایۃ عطاء ولأبی داود عن عطاء قال: اجتمع یوم الجمعۃ ویوم الفطر علی عہد ابن الزبیر فقال: عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعھما جمیعا فصلاھما رکعتین بکرۃ لم یزد علیھما حتی صلی العصر[4]

(منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص104)

(نسائی اور ابو داوٗد نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن عطا کی روایت سے ابو داوٗد میں بھی عطا کے واسطے سے ہے انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور (خلافت) میں جمعے کا دن اور عید الفطر کا دن اکٹھے ہوگئے تو انھوں نے کہا کہ دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک ہی دن میں اکٹھی ہوگئی ہیں پھر انھوں نے ان دونوں کو جمع کر دیا اور پہلے پہر دو رکعتیں پڑھائیں اس پر کچھ اضافہ نہ کیا حتی کہ عصر پڑھی)

کتبہ: محمد سلیمان غفرلہ المنان الجواب صحیح کتبہ محمد عبد اللہ الجواب صحیح کتبہ ابو محمد ابراہیم۔

---

[1]۔ مسند احمد (372/4) سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (1070) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1310)

[2]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (1073) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1311)

[3]۔ سنن النسائی رقم الحدیث (1592)

[4]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (952)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 291

محدث فتویٰ